S_1997_1_462_464

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

ریاست تمل ناڈو اور دیگران

بنام۔

ایم۔نٹراجن اور دیگر

7 جولائی 1997

کے۔راما سوامی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

سروس کا قانون:

ملازمت سے ہٹانا-پولیس اہلکار-بدانتظامی کے لیے محکمہ جاتی انکوائری فوجداری مقدمہ بھی دائر کیا گیا لیکن بعد میں واپس لے لیا گیا-انکوائری آفیسر کے سامنے پیش ہونے میں ناکامی،جس نے مجموعی اثر کے ساتھ 3 انکریمنٹس کو روکنے کی سفارش کرتے ہوئے ایکسپارٹ رپورٹ منظور کی تھی-جب ڈسپلنری اتھارٹی نے بڑا جرمانہ عائد کرنے کے لیے نوٹس دیا تو ملازمین گواہوں سے جرح کرنے کا موقع مانگ رہے تھے اور اس بنیاد پر نئی تحقیقات کا مطالبہ کر رہے تھے کہ ان کے خلاف فوجداری مقدمہ واپس لے لیا گیا تھا-درخواست کو مسترد کر دیا گیا اور ملازمت سے ہٹانے کی سزا عائد کر دی گئی-ٹربیونل نے قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی کی بنیاد پر حکم کو کالعدم قرار دے دیا-اپیل پر کہا گیا کہ تحقیقات کرنے میں کوئی غیر قانونی کارروائی نہیں کی گئی۔-انکوائری آفیسر کی رپورٹ جس میں مجموعی اثر کے ساتھ 3 انکریمنٹس کو روکنے کی سفارش کی گئی ہے جائز ہے-سروس سے ہٹانے کا حکم الگ کر دیا گیا ہے اس کے بجائے ڈسپلنری اتھارٹی کو مجموعی اثر کے ساتھ 4 انکریمنٹس کو روکنے کی سزا عائد کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 دیوانی اپیل نمبر 12-4611

تمل ناڈو ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل، چنئی کے 1991 کے او اے نمبر 3804 اور 3805 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے۔ماریا پوتھم۔

جواب دہندگان کے لیے ایس۔نندکمار اور ایل۔کے۔پانڈے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے وکلاء کو سنا

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں تمل ناڈو ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، چنئی کے فیصلے اور مشترکہ حکم سے پیدا ہوتی ہیں، جو 30.4.1996 پر OA نمبر 3804/91 اور 3805/91 میں دی گئی ہیں۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ 10.2.1987 پر، جواب دہندگان نے دو خواتین کے ساتھ بدتمیزی کی اور ان کی شائستگی کو مجروح کیا اور انہیں ابتدائی اوقات میں یعنی 0200 بجے حراست میں لے گئے۔ جب دو افراد نے مداخلت کی تو ان کے ہاتھوں ان کی پٹائی کی گئی۔ نتیجتاً، تفتیش کی گئی اور مدعا علیہان کے خلاف فوجداری مقدمہ بھی درج کیا گیا۔ جب ان سے انکوائری افسر کے سامنے پیش ہونے کو کہا گیا تو وہ کئی مواقع دیے جانے کے باوجود پیش نہیں ہوئے۔ نتیجے کے طور پر، انکوائری آفیسر نتائج کو ریکارڈ کرنے اور مجموعی اثر کے ساتھ تین اضافے انکریمنٹس کو روکنے کی سزا کے نفاذ کی سفارش کرنے پر مجبور تھا۔ رپورٹ موصول ہونے کے بعد ڈسپلنری اتھارٹی نے جواب دہندگان کو نوٹس جاری کیے تھے کہ جواب دہندگان کو بڑا جرمانہ کیوں نہیں کیا جانا چاہیے۔ جواب دہندگان نے گواہوں سے جرح کرنے کا موقع مانگا اور اس بنیاد پر نئی تحقیقات کی درخواست کی کہ اس تاریخ تک جواب دہندگان کے خلاف دائر فوجداری مقدمہ واپس لے لیا گیا تھا۔ مجاز اتھارٹی نے درخواست کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ملازمت سے ہٹانے کی سزا عائد کر دی۔ ناراضگی محسوس کرتے ہوئے انہوں نے ٹریبونل میں او اے دائر کیے۔ ٹریبونل نے او اے ایس کو اس بنیاد پر اجازت دی کہ تادیبی اتھارٹی نے الزامات کے ثبوت کی تلاش کو جواز پیش کرنے کے لیے شواہد پر غور نہیں کیا اور قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی کی۔ ہم نے پایا کہ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچنے میں اس وجہ سے جائز نہیں تھا کہ ٹریبونل نے خود صفحات 8-10 پر نتائج کو واضح طور پر درج ذیل درج کیا ہے:

"درخواست گزاروں کو انکوائری افسر کے سامنے پیش ہونے کے لیے کہا گیا تھا، لیکن انہوں نے انہیں لکھا کہ چونکہ ان کے خلاف فوجداری مقدمہ فوجداری عدالت میں چل رہا ہے اس لیے وہ تجویز کریں گے کہ فوجداری کارروائی کے نمٹارے تک محکمہ جاتی کارروائی ملتوی کی جا سکتی ہے۔ انکوائری آفیسر کا یہ خیال درست تھا کہ محکمہ جاتی کارروائی کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں تھی جب کہ فوجداری کارروائی مناسب فورم پر کی جا رہی تھی۔ درخواست دہندگان نے محکمہ جاتی کارروائی میں حصہ نہ لینے کا انتخاب اس وجہ سے کیا تھا کہ فوجداری کارروائی اور محکمہ جاتی کارروائی بیک وقت نہیں ہونی چاہیے۔ اگرچہ قانون سے لاعلمی کوئی بہانہ نہیں ہے، لیکن انکوائری آفیسر کو قانون کے طے شدہ اصول کے درخواست دہندگان کو قائل کرنے کے لیے کچھ اقدامات کرنے چاہئیں تھے کہ فوجداری اور محکمہ جاتی کارروائی دونوں بیک وقت چل سکتی ہیں اور انہیں انکوائری میں

حصہ لینے کا مشورہ دینا چاہیے۔لیکن درخواست گزاروں نے ہار نہیں مانی اور ان کے خلاف فوجداری مقدمہ واپس لینے کے بعد ہی انہوں نے انکوائری کے لیے متعلقہ حکام کے سامنے پیش ہونے کا فیصلہ کیا۔انکوائری آفیسر نے مرحلہ کے عمل میں آنے کا انتظار نہیں کیا اور اس نے اپنے ایکہ طرفہ نتائج پر گزارا کیا۔درخواست دہندگان نے انہیں کئی مواقع دینے کے بجائے زبانی تفتیش کے لیے حاضر ہونے سے انکار کر دیا۔اس لیے درخواست گزاروں کی عدم موجودگی میں استغاثہ کے گواہ سے پوچھ گچھ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔پی ڈبلیو کے معائنے کے بعد درخواست دہندگان کو ہدایت کی گئی کہ اگر وہ چاہیں تو استغاثہ کے گواہوں سے جرح کریں۔تب بھی وہ ظاہر نہیں ہوئے۔لہذا، استغاثہ کے گواہوں کی جانچ پڑتال کے بعد انکوائری کو بند سمجھا گیا اور استغاثہ کی طرف سے دستیاب مواد کی بنیاد پر نتیجہ اخذ کیا گیا۔یہاں تک کہ درخواست دہندگان سے کہا گیا کہ وہ دفاعی گواہوں کے طور پر جانچ پڑتال کے لیے اپنے گواہوں کی فہرست پیش کریں، لیکن انہوں نے وہی پیش نہیں کیا اور اگر وہ چاہیں تو انہیں اپنے دفاع کا تحریری بیان پیش کرنے کو بھی کہا گیا، لیکن انہوں نے ایسا بھی نہیں کیا۔آخر میں، درخواست دہندگان نے لکھا کہ انہوں نے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو اپنی نمائندگی پیش کی اور اس نے جواب دیا اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے جواب موصول ہونے کے بعد، انکوائری آفیسر کی تبدیلی کی نمائندگی کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے مسترد کر دیا۔آخر کار انکوائری بند کر دی گئی اور ایکہ طرفہ کاروائی تیار کیا گیا۔دونوں معاملات میں انکوائری افسران کی رپورٹ کے نتائج کی بنیاد پر، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے اوادے نمبر 3804/91 میں درخواست گزار کو مجموعی اثر کے ساتھ تین سال کے لیے تنخواہ کے ٹائم اسکیل میں کمی کی سزا سنائی اور درخواست گزار کو اوادے نمبر 3805/91 میں ملازمت سے ہٹا دیا۔

ان نتائج کے پیش نظر، ہم سمجھتے ہیں کہ انکوائری کرنے میں کوئی طریقہ کار غیر قانونی نہیں تھا۔سوال یہ ہے کہ: جواب دہندگان کو کیا سزا دی جانی چاہیے؟ انکوائری آفیسر نے خود مجموعی اثر کے ساتھ تین انکریمنٹس کو روکنے کا جرمانہ عائد کرنے کی سفارش کی ہے۔ہم نے پایا کہ انکوائری آفیسر جائز تھا۔کیس کے حقائق اور حالات پر، ہم سروس سے ہٹانے کے حکم کو الگ کرتے ہیں۔اس کے بجائے، تادیبی اتھارٹی کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ مجموعی اثر کے ساتھ چار انکریمنٹس کو روکنے کی سزا عائد کرے۔

اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ بنا اخراجات کے۔جواب دہندگان کسی بھی پچھلی اجرت کے حقدار نہیں ہیں۔

جی۔این۔

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہیں۔

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24